باایں زہد و نیک نامی ۔ مذہب کے بارے میں کچھ کھلا ظرف نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے خالص گروہی بنیادوں پر ازہر یونیورسٹی کو شیعہ دبستان رہنے دینے کی بجائے شافعی گہوارہ فکر میں تبدیل کرنا مناسب سمجھا جس سے نہ صرف ان کی نیک نامی گہنا گئی ۔ ان کا شعور مزید بے قابو ہونے لگا کہ شافعیت کو بزور شمشیر پھیلانے کے شوق میں شام،

آپ کے فلسفہ کے مطابق معاشی سوشلزم پر عامل ہیں بلکہ انہیں سوشلزم قبول کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی ۔ یوگوسلاویہ، رومانیہ، البانیہ و دیگر ریاستوں میں "سیما دنی پارٹی" کے عنوان سے آپ کے فلسفہ کے حاملین موجود ہیں ۔ بیزنطینی مؤرخ "ڈوکاس" بدرالدین محمود بن اسرائیل کے ایک عقیدت مند "بورکلوجا مصطفٰے" کے حوالہ سے لکھتے ہیں ۔ وکان یوصی بان تکون کافۃ الاشیاء مثل الاکل والملبس والحیوانات والاراضی مشترکۃ بین عموم الناس باستثناء النساء ۔

وہ اپنے ابلاغ میں زور دیتے تھے کہ ——— عورتوں ——— کے سوا تمام اشیاء مثلاً روٹی، کپڑے، مکان (مع زرعی اراضی) اور مویشیوں میں سب انسانوں کا حق مساوی ہے اور وہ برابر کے حصہ دار ہیں ۔ (العربی نمبر ۲۶۱ ص ۱۲۸ طبع کویت)

اسی طرح ان کی حریتِ فکر کے ضمن میں ان کی یہ تحریر قابلِ غور ہے کہ ۔ عیسٰی علیہ السلام حی بروحہ و میت بجسدہ العنصری ۔

عیسٰی علیہ السلام کو روحانی زندگی حاصل ہے ۔ جسم عنصری کے لحاظ سے مر چکے ہیں ۔

(آپ کی تصنیف "نوادرات" بحوالہ "العربی نمبر ۲۶۱ ص ۱۲۷)

وفاتِ مسیح ہی کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ——— "میں نے جمعہ ۸۰۸ھ ہجری میں بحالتِ مکاشفہ دو آدمیوں کو دیکھا جن میں سے ایک نے مُردہ حالت میں مسیح کو اٹھا رکھا تھا اور پھر دونوں مجھے بتلا رہے تھے ۔ کہ یہ مسیح ہیں جسے جسم عنصری کے ساتھ موت دی گئی ہے" (نوادرات)